بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۲

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

ایڈیٹر — روشن دین تنویر

یوم — ہفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۱۴ شوال ۱۳۸۸ھ — ۴ صلح ۱۳۴۸ ہش — ۴ جنوری ۶۹ء	نمبر ۴

اخبار احمدیہ

—○ ربوہ ۳ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ گلے پر "فلو" کا ہلکا سا اثر ابھی باقی ہے۔ ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

—○ ربوہ ۳ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی گردن میں کچھ درد کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ یہ تکلیف بفضلہ تعالیٰ جلد دور ہو جائے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر طرح صحت و عافیت سے رکھے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین۔

—○ ربوہ ۲ صلح۔ والد بزرگوار حضرت ڈپٹی محمد شریف صاحب جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل ہے۔ جلسہ سالانہ کے بعد سے بعارضہ قے و خونی پیچش شدید طور پر بیمار رہیں۔ ضعیف العمری میں اس بیماری کا لاحق ہونا تشویشناک ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب بہت توجہ اور ہمدردی سے علاج کر رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت والد صاحب کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور ان کا سایہ لمبے عرصہ تک ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین (فلائٹ لیفٹیننٹ) میاں محمد لطیف پی۔ آئی۔ اے حال ربوہ

—○ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر صنعت و تجارت صدر انجمن احمدیہ کے صاحبزادے مکرم میاں حمید اختر صاحب مع اہل و عیال مغربی جرمنی سے بذریعہ موٹر کار پاکستان آرہے ہیں ۱۸ فتح (دسمبر) کو انقرہ سے ان کا خط موصول ہوا تھا جس میں انہوں نے اطلاع دی تھی کہ وہ تین چار روز میں تہران پہنچ جائیں گے اس کے بعد ان کی طرف سے تا حال کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے کہ وہ کہاں اور کس حال میں ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا اور ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو اور وہ اس کی حفاظت میں بخیر و عافیت جلد وطن واپس پہنچیں۔

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ سارا ہفتہ (۴ صلح تا ۱۰ صلح ۱۳۴۸ ہش) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے عام ملاقاتیں نہیں ہونگی۔ احباب اس امر کا خیال رکھیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

خدائی رحمتوں اور فضلوں سے مالا مال کرنیوالا

جماعت احمدیہ کا مقدس و بابرکت "اللہی جلسہ سالانہ"

اہم علمی دینی اور تربیتی موضوعات پر علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

جلسہ کے ایام میں باجماعت نماز تہجد کی بالالتزام ادائیگی اور درس قرآن کا بابرکت سلسلہ

(۴)

جلسہ سالانہ کے تین دنوں میں امسال بھی حسب پروگرام مجموعی طور پر چھ اجلاس منعقد ہوئے۔ ۲۷ اور ۲۸ فتح کے اُن دو اجلاسوں کے علاوہ جن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا جن کا ذکر قبل ازیں قسط نمبر ۳ میں آچکا ہے۔ باقی چار اجلاسوں میں علی الترتیب محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید، محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور، محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائیکورٹ لاہور اور محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔

علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ان اجلاسوں میں علماء سلسلہ اور بعض دیگر نامور ذی علم اصحاب نے اہم علمی، دینی اور تربیتی موضوعات پر ایمان افروز لیکچر دیئے۔ چنانچہ محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے نے "سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم (دعا)" کے موضوع پر محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور نے "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے موضوع پر، محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح وارشاد (تربیت) نے "خلافت راشدہ اور تجدید دین" کے موضوع پر، محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن نے "احمدیت (اسلام کی نشاۃ ثانیہ)" کے موضوع پر، محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح وارشاد نے "نبوت محمدیہ کی تاثیرات" کے موضوع پر، محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور نے "منکرین ہستی باری تعالیٰ کے شکوک کا ازالہ" کے موضوع پر، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے "فلسفۂ دعا" کے موضوع پر، محترم میر محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ نے "بلادِ غربیہ میں عیسائیوں کے جدید رجحانات" کے موضوع پر، محترم مولوی غلام احمد فرخ مربی سلسلہ نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن کریم" کے موضوع پر، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے مشرق بعید کے اپنے حالیہ تبلیغی دورہ کے موضوع پر اور محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس نے "اسلامی نماز اور دیگر مذاہب کی عبادات" کے موضوع پر ٹھوس اور پُر مغز تقاریر فرمائیں۔ جو احباب کے لئے بہت ازدیاد علم اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوئیں الغرض جلسہ میں اوّل سے آخر تک ایسے حقائق و معارف سننے کا موقعہ ملا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی عنایت سے جلسہ سالانہ کی ایک بنیادی غرض پوری ہوئی جس کے ماتحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدائی منشاء اور اذن کے ماتحت آج سے ۷۷ سال قبل اس اللہی جلسہ کا ہمیشہ ہمیش کے لئے آغاز فرمایا تھا۔

اجلاس شبینہ

جلسہ سالانہ کے اُن چھ اجلاسوں کے علاوہ جو دن کے اوقات میں منعقد ہوئے ۲۷ فتح کی رات کو نماز عشاء کے بعد مسجد مبارک میں ۲۸

۲۸ ایک خصوصی اجلاس بھی منعقد ہوا۔ اس میں بھی احباب بڑی کثرت اور ذوق و شوق کے ساتھ شریک ہوئے۔ یہ اجلاس نظارت اصلاح وارشاد کے زیر اہتمام منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح وارشاد نے ادا فرمائے۔ اس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۴ صلح ۱۳۴۸ ہش

کلام اللہ کے الفاظ

موجودہ سائنسی فلسفہ کے زیر اثر بعض عقلمندوں نے مابعد الطبیعاتی حقائق سے انکار کر دیا ہے۔ اور اگر بالکل انکار نہیں کیا تو مابعد الطبیعاتی حقائق کو اپنی تحقیقات سے خارج کر دیا ہے۔ جہاں تک تحقیقات کا تعلق ہے مابعد الطبیعاتی حقائق کو اپنی تحقیقات سے خارج کرنا ایک حد تک صحیح بات ہے۔ کیونکہ مادی تحقیقات مادہ کی حدود کے اندر ہی رہ کر ہو سکتی ہے۔ اور جو اصول سائنسدانوں نے مادی تحقیقات کے لئے دریافت کئے ہیں ان کا اطلاق مابعد الطبیعاتی حقائق پر نہیں ہوتا۔

مابعد الطبیعاتی حقائق میں سب سے اہم اور مرکزی چیز ذات باری تعالےٰ کا وجود ہے۔ چونکہ وہ ہمارے حواس خمسہ کی گرفت سے باہر ہے اس لئے کوئی مادی تحقیقات اللہ تعالےٰ کی صفات کی حقیقت کو معلوم کرنے کے لئے نہیں کی جا سکتی۔ مادی تحقیقات کے لئے مادی آلات کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اور مادی آلات صرف اسی حد تک معلومات بہم پہنچا سکتے ہیں۔ جس حد تک کوئی حقیقت ان کی گرفت میں آسکتی ہو۔

یہ درست ہے کہ آجکل ایسے آلات بھی بنائے گئے ہیں۔ جن سے خیالات اور جذبات کی پیمائش کی جا سکتی ہے۔ مگر جہاں تک ان میں آلات کے استعمال کا تعلق ہے۔ باوجودیکہ خیالات اور جذبات بغیر ان آلات کے ہمارے حواس سے بالا ہیں۔ تاہم یہ ماننا پڑے گا کہ اگر وہ آلات پر اپنا اثر ظاہر کرتے ہیں تو اس حد تک وہ مادی پہلو رکھتے ہیں۔ البتہ اس سے ایک اہم بات یہ واضح ضرور ہوتی ہے۔ کہ مابعد الطبیعاتی عوامل مادی حالتوں پر بھی اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ لیکن مادہ پرست اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ جو کچھ ہے مادہ ہی مادہ ہے۔ ورنہ خیالات اور جذبات مادی آلات کی گرفت میں نہ آتے۔ ان کی رائے میں مادہ کے بغیر کوئی حقیقت موجود نہیں۔ یہ دنیا صرف مادی طاقتوں ہی کے ظہور سے معرض وجود میں آئی ہے۔ اس کو بنانے والا یا چلانے والا کوئی ایسا وجود نہیں جو مادہ سے الگ ہو۔ مگر یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ خیالات اور جذبات ہمارے حواس خمسہ سے بالا ہیں۔ سوال یہ ہے کہ مابعد الطبیعاتی عوامل مادیات پر اثر انداز ہو سکتے ہیں یا نہیں۔

اس مادی نظریہ کے زیر اثر بعض مسلمانوں نے بھی یہ موقف اختیار کیا ہے کہ قرآن کریم میں جو الفاظ ہیں وہ اللہ تعالےٰ کے نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ نے صرف سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب پر مفہوم کو القا کیا اور آپ نے اس کو اپنے الفاظ میں بیان کر دیا ہے۔

چونکہ مادہ پرستوں کا یہ خیال ہے کہ خیالات اور جذبات مادی اصل ہونے کی وجہ سے ہی مادی آلات پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ان دوستوں نے بھی یہ غلطی کھائی ہے۔ کہ ذات باری تعالےٰ جو مادیات سے بالا وجود رکھتی ہے مادی حالتوں پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ اور وہ مفہوم مع الفاظ کے وحی کے ذریعہ القا نہیں کرتی۔

جہاں تک ایک مسلمان کا تعلق ہے اس کے لئے خود قرآن کریم ہی اس بارہ میں سند موجود ہے۔ اور اگر قرآن کریم سے ثابت ہو جائے کہ اللہ تعالےٰ مفہوم مع الفاظ کے القا کر سکتا ہے تو اس کو یہ ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کے الفاظ مع مفہوم کے القا کئے ہیں نہ کہ صرف مفہوم جس کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے الفاظ میں بیان کر دیا ہے۔ (باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انفاق فی سبیل اللہ

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ یَوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْهِ اِلَّا مَلَكَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُهُمَا. اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَیَقُوْلُ الْاٰخَرُ: اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا

(بخاری کتاب الزکوٰۃ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے۔ اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاک کر۔ اس کا مال و متاع برباد کر۔

۲۔ عَنْ خُرَیْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كُتِبَ لَهٗ سَبْعُمِائَةِ ضِعْفٍ.

(ترمذی باب فضل النفقة فی سبیل اللہ)

ترجمہ:۔ حضرت خریم بن فاتکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالےٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے۔ اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

اخلاقِ حسنہ

۳۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا یُرِیْبُكَ اِلٰى مَا لَا یُرِیْبُكَ

(بخاری کتاب البیوع)

ترجمہ۔ حضرت حسن بن علیؓ بیان کرتے ہیں مجھے یاد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا۔ جو تیرے دل میں کھٹکے اور اضطراب پیدا کرے اس کو چھوڑ دے۔ اور جو تجھے مضطرب نہ کرے اور اس کے بارے میں تجھے اطمینان ہو اسے اختیار کر۔

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے۔ اس لئے ۱۵ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابل برداشت ہو صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

خلافتِ راشدہ اور تجدیدِ دین

تقریر محترم مولانا ابو العطاء صاحب برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء

(قسط نمبر ۲)

(۲)

احادیثِ نبویہ پر یکجائی تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک وقت امت پر ایسا بھی آنے والا تھا کہ وہ اپنی غلط کاری کے باعث خاص خلافتِ راشدہ کی نعمت سے محروم ہونے والی تھی۔ یہ زمانہ وہ زمانہ ہے جبکہ عام مسلمان سنّتِ نبوی سے اعراض کرنے والے بن گئے۔ اس بارے میں بھی احادیث میں خبریں موجود ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ایک زمانہ میں

"قَوْمٌ يَسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِيْ"

لوگ میری سُنّت کے خلاف عمل پیرا ہوں گے حضورؐ نے فرمایا کہ اگر اس زمانہ میں "جماعۃ المسلمین وامامہم" موجود ہوں تو ان کے ساتھ شامل ہو جاؤ ورنہ فتنوں سے بچنے کے لئے جنگلوں میں چلے جاؤ۔ (مشکوٰۃ کتاب الفتن)

اسی زمانہ کے متعلق البیہقی کی روائت کے مطابق حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

"مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ"

کہ میری امّت کے فساد کے وقت جو لوگ میری سُنّت کو قائم کریں گے ان کے لئے سَو شہیدوں کا اجر و ثواب ہوگا۔ (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۳۰)

رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قومی نعمت خلافتِ راشدہ کاملہ کا دَورِ اوّل تیس برس ہوگا۔ فرمایا

اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً۔

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الفتن صفحہ ۴۶۳)

اس بابرکت اور عہدِ سعادت مہد کے بعد امّت کی اصلاح کی صورت کیا ہوگی؟ فرمایا:-

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ

(مشکوٰۃ صفحہ ۳۶)

اللہ تعالےٰ اس امّت کے لئے ہر سَو سال کے بعد ایسے وجود قائم کرتا رہے گا جو اس کے دین کی تجدید فرماتے رہیں گے۔

گویا امّت کی اصلاح کا انتظام اور تجدیدِ دین کی کارروائی اجتماعی رنگ پر بھی ہے اور انفرادی رنگ پر بھی۔ اجتماعی رنگ، تجدیدِ دین کا اس وقت ہوتا ہے جب خلفاءِ راشدین کا باقاعدہ دَور موجود ہو۔ ان کی سنّت امّت کے لئے سُنّتِ نبویہ کے ساتھ ساتھ قابلِ تقلید اُسوہ ہو۔ سب مسلمان ایک ہاتھ پر جمع ہوں اور جانی و مالی قربانیاں کرتے ہوئے خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہہ رہے ہوں۔ نبوت کے بعد یہ دَور بھرپور سعادت کا دَور ہوتا ہے۔ انفرادی تجدیدِ دین کا وقت اس وقت شروع ہوتا ہے جب بدقسمتی سے جماعتِ مسلمین نعمتِ خلافتِ راشدہ سے محروم ہو جائے تو اللہ تعالےٰ اصلاحِ امّت کے لئے انفرادی مجدّدین کے طریق کو جاری فرماتا ہے جیسا کہ ابوداؤد کی مذکورہ بالا روائت میں بیان ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خوب فرمایا ہے کہ:-

"خلیفہ تو خود مجدّد سے بڑا ہوتا ہے اور اس کا کام ہی احکامِ شریعت کو نافذ کرنا اور دین کو قائم کرنا ہوتا ہے پھر اس کی موجودگی میں مجدّد کس طرح آسکتا ہے۔ مجدّد تو اس وقت آیا کرتا ہے جب دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔"

(الفضل ۸۔ اپریل ۱۹۴۷ء)

احادیثِ صحیحہ سے مسئلہ خلافت کے متعلق یہ ایک واضح حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ امّت کے آخری دَور میں بھی اسی طور کی کامل خلافتِ راشدہ کا قیام مقدر ہے جس طور کی اسلام کے دَورِ اوّل میں قائم ہوئی تھی۔ امّت کے آخری حصّہ کو رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت بابرکت قرار دیا ہے فرمایا:-

مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى اٰخِرُهٗ خَيْرٌ اَمْ اَوَّلُهٗ۔

کہ میری امّت کی مثال اس بارش کی ہے جس کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا آخری حصّہ زیادہ مفید اور باعثِ خیر ہے یا پہلا حصّہ۔ پھر اسی حدیث کے آخر میں فرمایا ہے کہ وہ امّت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں مسیح موعود ہوگا۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۵۸۳)

اس آخری دَورِ اسلام کے بارے میں مزید خوشخبری دی کہ:-

اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِهِمْ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُوْنَ اَهْلَ الْفِتَنِ۔

(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۴۸۵)

"اس امّت کے آخری حصّہ میں ایسی جماعت ہوگی جن کو صحابہ کی طرح اجر ملے گا۔ وہ امر بالمعروف کرنے والی ہوگی اور نہی عن المنکر کرے گی۔ اس جماعت کے لوگ تمام اہلِ فتن کا مقابلہ کرکے انہیں شکست دیں گے۔"

ظاہر ہے کہ یہ جماعت مسیح موعود ہی کی جماعت ہے اور اس کے لئے دوسری احادیث میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی دائمی نعمت کے پانے کی بھی خوشخبری دی گئی ہے۔ حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے:-

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ ثُمَّ سَكَتَ۔"

کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری نبوت تم میں رہے گی جب تک اللہ تعالےٰ چاہے گا پھر وہ اسے اٹھا لے گا۔ پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ ہوگی جب تک خدا تعالےٰ کا منشاء ہوگا پھر اللہ تعالےٰ اسے بھی اٹھا لے گا پھر قبضہ کی بادشاہت رہے گی جب تک خدا چاہے گا پھر زبردستی کی حکومت ہوگی پھر خدا اسے بھی اٹھا لے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت ہوگی۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموش ہو گئے۔"

(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۴۶۱)

اس حدیثِ نبوی سے عیاں ہے کہ خلافتِ راشدہ یا خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے دو دَور ہیں

(۱) دَورِ اوّل حضرت سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے فوراً بعد شروع ہوگا۔

(۲) دَورِ ثانی آخری زمانہ میں امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جاری ہوگا۔

شارحین حدیث نے آخری لفظ "خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ" پر لکھا ہے "اَلظَّاهِرُ اَنَّ الْمُرَادَ بِهٖ زَمَنُ عِيْسٰى وَالْمَهْدِيِّ" (بحوالہ مشکوٰۃ) کہ اس سے مراد مسیح موعود اور مہدی معہود کا زمانہ ہے۔

اس حدیث میں ایک لطیف بات یہ ہے کہ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے مبارک زمانہ کی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے ذکر کے بعد خاموشی اختیار فرمائی جس سے صاف ظاہر ہے کہ اس خلافتِ راشدہ کا دَور تا قیامت ہے اس کے قیام کے بعد اس کے اٹھائے جانے کا سوال نہ ہوگا بلکہ قدرتِ ثانیہ

گی یہ نعمت دائمی طور پر جماعت مسیح موعود علیہ السلام کو حاصل رہے گی۔ قرآن مجید کی آیت وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ میں بھی اسی کی طرف صریح اشارہ ہے۔

عنوانِ تقریر "خلافتِ راشدہ اور تجدید دین" کے سلسلہ میں پہلے ہمیں خلافتِ راشدہ کی حقیقت کو پوری طرح سمجھ لینا چاہیئے سو یاد رہے کہ لفظ خلافت کے لغوی معنے نیابت اور قائمقامی کے ہیں۔ جو کسی کا جانشین ہوتا ہے۔ وہ اس کا خلیفہ کہلاتا ہے وہ اس کی ذمہ داریوں اور فرائض کو ادا کرتا ہے اور اسی کے مطابق اس کا درجہ اور مرتبہ ہوتا ہے۔

اصطلاحی طور پر نبوت کی قائمقامی کا نام خلافت ہے۔ خلیفہ وہ ہے جو اپنے انوار و برکات کے افاضہ کے لحاظ سے نبی کا جانشین ہوتا ہے نبی کے فرائض کو بجالاتا ہے اور اس کے قائمقام کے طور پر امت کا مطاع اور واجب التسلیم ہوتا ہے۔

قرآن مجید کی آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خلفاء میں خود مقرر کرتا ہوں اسی سے ان کی شان ظاہر ہے۔ حدیثِ نبوی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خلفاء کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور ان کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی قرار دیا ہے۔

مَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ
اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصٰی
اَمِیْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ۔
(البخاری ومسلم)

پھر سنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین والی حدیث میں خلافتِ راشدہ کی شان کو واضح کیا گیا ہے۔

علاوہ ازیں اس سلسلہ میں خلافتِ راشدہ کے مقام اور خلیفۂ راشد کے بلند مرتبہ کے متعلق مندرجہ ذیل حوالہ جات خاص طور پر قابلِ توجہ ہیں:۔

(۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں جب بعض لوگ آپ کے خلاف اُٹھ رہے تھے تو حضرت حنظلۃ الکاتب نے کہا تھا:۔

عَجِبْتُ لِمَا یَخُوْضُ النَّاسُ فِیْهِ
یَرُوْمُوْنَ الْخِلَافَةَ اَنْ تَزُوْلَ
وَلَوْ زَالَتْ لَزَالَ الْخَیْرُ عَنْهُمْ
وَلَاقُوْا بَعْدَهَا ذُلًّا ذَلِیْلًا
وَكَانُوْا كَالْیَهُوْدِ اَوِالنَّصَارٰی
سَوَاءً كُلُّهُمْ ضَلُّوا السَّبِیْلَا
(تاریخ ابن اثیر جلد ۳ صـ۷۲)

کہ مجھے تعجب ہے کہ لوگ کن باتوں میں پڑے ہوئے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ خلافت جاتی رہے اگر وہ چلی گئی تو مسلمان ہر خیر سے محروم ہو جائیں گے اور لبعد ازاں انتہائی ذلیل ہو جائیں گے وہ یہود اور نصاریٰ کی طرح ہو جائیں گے سب ہی راہِ حق سے بھٹک چکے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ صحابہ کی نگاہ میں خلافتِ راشدہ کی کیا شان تھی۔

(۲) خلیفہ کے معنے، مقام اور کام کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

(الف) "خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلّی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو اس واسطے رسول کریم نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظلّ ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تاقیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دُنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔"
(شہادت القرآن صـ۵۸)

(ب) پھر فرمایا کہ:۔
"خلیفہ کے معنی جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے۔ نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دُور کرنے کے واسطے جو ان کی جگہ آتے ہیں انہیں خلیفہ کہتے ہیں۔"
(ملفوظات جلد ۴ صـ۳۸۳)

(ج) ایک اور مقام پر حضورؑ فرماتے ہیں:۔
"صوفیا نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دُنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا ازسر نو اصلاح و استحکام خلیفہ کے ذریعہ ہوتا ہے۔"
(ملفوظات جلد دہم صـ۲۲۹-۲۳۰)

(د) ایک چوتھے مقام پر حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:۔
"خدا تعالیٰ نے دائمی خلیفوں کا وعدہ دیا تا وہ ظلّی طور پر انوارِ نبوت پا کر دنیا کو ملزم کریں اور قرآن کریم کی خوبیاں اور اس کی پاک برکات لوگوں کو دکھلا دیں۔"
(شہادۃ القرآن صـ۴۴)

(باقی)

فضل عمر فاؤنڈیشن کا ضروری اعلامیہ برائے سال ۱۹۶۹ء

علمی تصانیف پر پانچ ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احبابِ جماعت کے سامنے سلسلہ کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ایک ایک ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں۔

پہلا انعام۔ بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالےٰ۔ صفاتِ الٰہیہ۔ ضرورت نبوت۔ معیار شناخت نبوت۔ دعا۔ قضا و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورت شریعت وغیرہ۔

دوسرا انعام۔ اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام۔ تاریخ مذہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخ احمدیت۔ صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ۔

چوتھا انعام۔ اسلامی اقتصادیات۔ کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام۔ کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

(۱) یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا۔

(۲) مقابلہ میں وہی مسوداتِ کتب شامل کئے جاسکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔

(۳) یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

(۴) یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

(۵) پرانی کتب زیرِ غور نہ آئیں گی۔

(۶) انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے اس معیار پر اُترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہ ہو سکے گی۔

(۷) ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اُترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

(۸) انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے ہر حصہ کو بصورت اقتباس شائع کرنے کا فضلِ عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائیگا۔ مقالہ نویسندگان اپنے مقالوں کی کم از کم دو مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

(۹) مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر سے استصواب کرلے۔

(۱۰) اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا، صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس بارے میں اس کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

قرآن کریم کی فضیلت و اہمیت

مکرم محمد ذکریا خان صاحب آف کوئٹہ

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا۔

(بنی اسرائیل آیت ۸۹)

قرآن کریم ایک کامل اور اتم کتاب ہے یہ ایسی کتاب ہے۔ جس کی نظیر نہ کوئی لا سکا اور نہ لا سکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیت میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ "اے رسول تو کہدے کہ اگر تمام انس و جن اس بات پر متفق ہو جائیں کہ وہ اس قرآن جیسی کوئی کتاب لائیں تو وہ ہرگز نہیں لا سکتے خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ ہو جائیں۔

قرآن کریم ایک عظیم الشان آسمانی صحیفہ ہے۔ جو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مطہر پر نازل ہوا۔ خدائے رحمان کا یہ کلام ہر قسم کے علوم کا سرچشمہ ہے۔

نئے نئے علوم کے سوتے اس چشمہ سے ہر زمانہ میں پھوٹتے رہے ہیں۔ اقتصادی معاشرتی، طبیعاتی۔ اخلاقی، روحانی اور تاریخی غرضیکہ تمام قسم کے علوم کا یہ بحر بے کنار ہے۔ جس سے ہر غوطہ زن علم کے موتی اپنی بساط کے مطابق حاصل کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کلام پاک پر گہرے غور و فکر اور تدبر و تعمق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت کرنے سے پہلے دنیوی علائق سے کنارہ کشی و شیطانی وساوس سے پہلو تہی کرنے کی ہدایت دی ہے۔ پھر قرآن کریم پڑھتے وقت خوش الحانی سے تلاوت کرنے اور خاموشی سے سننے کی ترغیب دی قرآنی علوم سے بہرہ ور ہونے کے لئے پاکیزگی نفس اساسی حیثیت رکھتا ہے۔ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پاک کلام کے ساتھ تمسک اختیار کرنے، اسکے پڑھنے اور سیکھنے سکھانے کی بڑائی ہی فضیلت بیان فرمائی ہے اور اسے دنیوی اور اخروی زندگی کے لئے نیک اور اعلیٰ انجام کا حامل قرار دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن کریم کے متعلق فرماتے ہیں :۔

"غرض آسمانی کتاب کی یہی ہونی چاہیئے کہ اپنی پیروی کرنے والے کو اپنی تسلیم اور تاثیر اور قوت اصلاح اور اپنی روحانی خاصیت سے ہر ایک گناہ اور گندی زندگی سے چھڑا کر ایک پاک زندگی عطا فرماوے اور پھر پاک کرنے کے بعد خدا کی شناخت کے لئے ایک کامل بصیرت عطا کرے اور اس ذات بے مثل کیساتھ جو تمام خوشیوں کا سرچشمہ ہے محبت اور عشق کا تعلق بخشے۔ کیونکہ درحقیقت یہی محبت نجات کی جڑ ہے اور یہی وہ بہشت ہے جس میں داخل ہونے کے بعد تمام کوفت اور تلخی اور رنج و عذاب دور ہو جاتا ہے اور بلاشبہ زندہ اور کامل کتاب الٰہی وہی ہے۔ جو طالب خدا کو اس مقصود تک پہنچاوے اور اس کو سفلی زندگی سے نجات دے کر اس محبوب حقیقی سے ملا دے جس کا وصال عین نجات ہے اور تمام شکوک و شبہات سے مخلصی بخش کر ایسی کامل معرفت اس کو عطا کرے کہ گویا وہ اپنے خدا کو دیکھ لے اور خدا کے ساتھ ایسے مستحکم تعلقات اس کو بخشدے کہ وہ خدا کا وفادار بندہ بن جائے۔ اور خدا اس پر اپنے لطف و احسان کرے کہ اپنی انواع و اقسام کی نصرت اور مدد اور رحمانیت سے اس میں اور اسکے غیر میں فرق کرکے دکھلاوے اور اپنی معرفت کے دروازے اس پر کھولدے"۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی تصنیف لطیف براہین احمدیہ ۲۴۲-۲۴۳ میں فرماتے ہیں :۔

"قرآن کریم وہ کتاب ہے جس نے اپنی عظمتوں اپنی حکمتوں اپنی بلاغتوں اپنے لطائف و نکات اپنے انوار روحانی کا دعویٰ کیا ہے اور اپنا بے نظیر ہونا آپ ظاہر فرما دیا ہے یہ بات ہرگز نہیں کہ صرف مسلمانوں نے فقط اپنے خیال میں اسکی خوبیوں کو قرار دیا ہے بلکہ وہ تو خود اپنی خوبیوں اور اپنے کمالات کو بیان فرماتا ہے اور اپنا بے مثل و مانند ہونا تمام مخلوقات کے مقابلہ پر پیش کر رہا ہے اور بلند آواز سے هَلْ مِنْ مُّعَارِضٍ کا نقارہ بجا رہا ہے اور دقائق و حقائق اس کے صرف دو تین نہیں جس میں کوئی نادان شک بھی کرے بلکہ اس کے دقائق تو بحر ذخار کی طرح جوش مار رہے ہیں اور آسمان کے ستاروں کی طرح جہاں نظر ڈالو چمکتے نظر آتے ہیں۔ کوئی صداقت نہیں جو اس سے باہر ہو۔ کوئی حکمت نہیں جو اسکے محیط بیان سے رہ گئی ہو کوئی نور نہیں جو اسکی متابعت سے نہ ملتا ہو اور یہ باتیں بلا ثبوت نہیں۔ کوئی ایسا امر نہیں جو صرف زبان سے کہا جاتا ہے۔ بلکہ یہ وہ متحقق اور بدیہی الثبوت صداقت ہے کہ تیرہ سو برس سے برابر اپنی روشنی دکھلاتی چلی آئی ہے"۔

پس قرآن کریم وہ میٹھا پانی ہے جو مردہ دلوں کو زندگی بخشتا ہے اور یہ وہ چمکتا ہوا نور ہے جو اندھیروں کو دور کرتا ہے۔

نزول قرآن مجید

قرآن مجید سارے کا سارا حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ قرآن مجید کا نزول یکدم اور بیک وقت نہیں ہوا بلکہ آہستہ آہستہ مختلف اوقات میں نازل ہوتا رہا۔ ابتدائی وحی یہ نازل ہوئی

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ۔

اس کے بعد مختلف اوقات میں کبھی کم اور کبھی زیادہ وحی نازل ہوتی رہی ۲۳ سال میں قرآن مجید مکمل ہوا۔ نزول قرآن کی اہمیت کے متعلق خود اللہ تعالیٰ سورہ فرقان میں فرماتا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا

(فرقان ع ۱)

یہ آیت کریمہ اس بات کی تشریح کرتی ہے کہ قرآن کریم کو نازل کرنے والا خدا تمام خوبیوں کا جامع اور تمام عیبوں سے پاک ہے اور اس نے ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جو حق و باطل میں تمیز کر کے رکھ دیتی ہے اور پھر اس نے یہ کتاب اپنے تمام بندوں کے لئے اتاری ہے۔ خواہ وہ کسی درجہ عقل کے مالک ہوں یا کسی قسم کا رجحان رکھنے والے ہوں

پہلی کتابیں اس طور پر نازل ہوتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے کلام کرتا تھا اور وہ نبی اللہ تعالیٰ کے کلام کو اپنی زبان میں اپنی قوم کو سنایا کرتا تھا۔ لیکن قرآن مجید کی وحی لفظاً لفظاً اور معناً اللہ تعالیٰ کا خالص کلام ہے اور اسی لئے صرف اور صرف یہی کتاب ہے جو کلام اللہ کہلانے کی مستحق ہے۔

مخالفین کی طرف سے نزول قرآن کے متعلق یہ اعتراض ہوتا ہے کہ قرآن مجید ٹکڑوں میں کیوں نازل ہوا؟ ایک ہی دفعہ سارے کا سارا قرآن کیوں نہ نازل ہوا؟ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اس اعتراض کو قرآن مجید میں یوں بیان فرمایا ہے۔

لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً

اور پھر اللہ تعالیٰ نے مخالفین کے اس اعتراض کا جواب یوں دیا۔

كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا۔ (الفرقان ۳)

اے رسول ہم نے اسکو اس لئے ٹھہر ٹھہر کر اور ٹکڑوں میں اتارا تا کہ تیرا دل مضبوط ہو۔ قرآن کریم کے آہستہ آہستہ نازل ہونے میں ایک حکمت یہ بھی تھی کہ اگر اکٹھی تمام شریعت نازل ہو جاتی تو انسان گھبرا جاتا اور کہتا کہ میں اس پر کس طرح عمل کروں گا۔ مگر جب ایک ایک ٹکڑا نازل ہوا تو لوگوں کا عمل کرنا آسان ہو گیا اور وہ بتدریج ترقی کرتے چلے گئے۔ باقی

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع وجوہ تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے
۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۹۴۰۴

میں حبیبہ بشریٰ زوجہ چوہدری منور احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمرہ ۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۱۰ گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۴/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ... ۲۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی گیارہ چار تولے مالیتی ... ۱۷۴۰
۳۔ مشین سلائی مالیتی ... ۱۹۰/-

کل جائیداد روپے ... ۳۶۶۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ شرط اول ۵/-

الامۃ:۔ حبیبہ بشریٰ

گواہ شد:۔ محمد الدین محلہ دارالصدر شرقی ربوہ ۲۷/۴/۶۸

گواہ شد:۔ منور احمد چک ۲۱۰ گ ب ضلع لائلپور۔

مسل نمبر ۱۹۴۰۵

میں چوہدری خورشید اسلم ولد چوہدری کرامت اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ کرامت اللہ ضلع حیدرآباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۴/۲/۶۸ ۵۔۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک کنال زمین سکنی واقع ربوہ مالیتی ... ۱۶۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۶۵/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ شرط اول ۴/- روپے

العبد:۔ خورشید اسلم ولد چوہدری کرامت اللہ صاحب گوٹھ کرامت اللہ حال نوشہرہ کینٹ۔

گواہ شد:۔ میاں محمد یعقوب انسپکٹر وقف جدید حال نوشہرہ کینٹ

گواہ شد:۔ مرزا عبدالحفیظ ایڈووکیٹ نوشہرہ چھاؤنی۔

مسل نمبر ۱۹۴۰۶

میں حمیدہ بیگم زوجہ محمد الدین صاحب قوم ڈھلوں پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بڈوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴/۶۸ ۱۔۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ... ۲۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی ایک تولہ مالیتی ... ۱۲۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالکہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۱۔۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا حمیدہ بیگم

گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا محمد الدین خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ عبدالغنی بٹ سیکرٹری مال بڈوملہی ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۱۹۴۰۷

میں حمیدہ بیگم زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب قوم چغتائی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈلدہی موضع سمرا۔ ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۴/۶۸ ۳۔۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ... ۵۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی مالیتی ... ۲۵۰ "
۳۔ ودستہ والا ... ۴۰۰ "

کل جائیداد ... ۱۱۵۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے شرط اول ۲۰۰

الامۃ:۔ حمیدہ بیگم چاہ ڈلدہی موضع سمرا۔ ضلع ملتان

گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل بقلم خود چاہ ڈلدہی ضلع ملتان۔

گواہ شد:۔ قادر بخش خان کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۴۰۸

میں محمد حسین ولد بھاگ الدین صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۵۶ء ساکن محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارا ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۲۴/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے شرط اول ۱۔۵۰

العبد:۔ محمد حسین ڈرائیور ولد بھاگ دین محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد:۔ محمد حسین سیکرٹری مال محمد آباد اسٹیٹ

گواہ شد:۔ عنایت اللہ اکاؤنٹنٹ محمد آباد اسٹیٹ۔

مسل نمبر ۱۹۴۰۹

میں محمد علی ولد عطا محمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت ۱۹۴۳ء ساکن محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارا ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۲۵/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ شرط اول ۲۰۰

العبد:۔ محمد علی بقلم خود محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد:۔ عنایت اللہ اکاؤنٹنٹ محمد آباد اسٹیٹ

گواہ شد:۔ محمد حسین آڈیٹر محمد آباد اسٹیٹ

قائدین ضلع گجرات کی میٹنگ

قائدین ضلع گجرات کا سہ ماہی اول کا اجلاس مورخہ ۱/۵ کو مسجد احمدیہ گجرات میں بوقت ۱۱½ بجے دوپہر منعقد ہوگا۔ تمام قائدین و مجلس عاملہ ضلع گجرات کی حاضری نہایت ضروری ہے

(قائد خدام الاحمدیہ ضلع گجرات)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

محترم چوہدری کرم الٰہی صاحب آف تلونڈی کھجور والی کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

بندہ کے والد بزرگوار محترم چوہدری کرم الٰہی صاحب ریٹائرڈ گرداور موضع تلونڈی کھجور والی ۱۳ دسمبر ۱۹۶۸ء کو قریباً گیارہ بجے شام مختصر سی علالت کے بعد اپنے مولا حقیقی سے جاملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کی وفات کے وقت عمر ۸۶ سال تھی۔ آپ نے باوجود پیرانہ سالی کے رمضان کے بیس روزے رکھے۔ عصر کی نماز کے وقت آپ بیمار ہوئے جبکہ آپ روزہ دار تھے۔ باوجود علاج کے آپ جانبر نہ ہوسکے۔ آپ ایک طویل عرصہ تک جماعت کے پریذیڈنٹ رہے اور جماعت کی تربیت کرتے رہے۔ آپ نے ۱۹۰۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر دستی بیعت کی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کا جنازہ ۱۴/۱۲/۶۸ کو ساڑھے آٹھ بجے ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت ۱۵/۱۲/۶۸ کو ظہر کی نماز کے بعد نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو قطعہ صحابہ خاص میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے دعا کرائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ہتّر لڑکے لڑکیاں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے فرزندوں میں سے مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر نے خدمتِ دین کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ وہ سالہا سال ممالکِ بیرون میں فریضۂ تبلیغ ادا کرتے رہے ہیں اور آج کل مرکزِ سلسلہ میں خدمات بجا لا رہے ہیں۔

احباب سے درخواست ہے مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرماویں۔

صغیر احمد چیمہ

ماڈرن موٹرز لمیٹڈ۔ وکٹوریہ روڈ۔ کراچی

ولادت

۱۔ برادرم چوہدری منظور احمد صاحب ڈسپنسر فضلِ عمر ہسپتال کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۲/۳/۱۲/۶۸ بروز منگل پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام عاصم محمود رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب گوڑیالہ ضلع گجرات کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت سے نومولود کے خادمِ دین ہونے اور صحت والی لمبی زندگی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک نذیر احمد طاہر ہاشمی۔ ربوہ)

۲۔ میرے فرزند عزیزم محمد ارشد ورک ایڈووکیٹ سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مورخہ ۲۶ دسمبر کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری نواب خان صاحب ورک صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آف بھاگووال کا پڑپوتا اور محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب باجوہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آف داتہ زیدکا ضلع سیالکوٹ کے صاحبزادہ چوہدری نصیر احمد صاحب باجوہ حال چک نمبر ۱۸ ۔۔ ضلع لائلپور کا نواسہ ہے۔

جملہ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ عزیزم کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین بننے کے لئے دعا فرماویں۔

(خاکسار (چوہدری) سلطان علی ورک
سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ سیالکوٹ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے!

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیز لطیف احمد کا نکاح ہمراہ عزیزہ نصیرہ بیگم سلمہا بنت مکرم محمد عبداللہ صاحب آف کرونڈی ضلع خیرپور سندھ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر ۲۸ دسمبر ۱۹۶۸ء کو بعد نماز فجر مسجد ناصر دارالرحمت غربی ربوہ میں محترم مولانا غلام احمد صاحب فرّخ مربیٔ سلسلہ احمدیہ نے پڑھا۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے اور اسے مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(خاکسار محمد اسمٰعیل آف پیرکوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ)

درخواستِ دعا

۱۔ خاکسار کی پھوپھی صاحبہ بہت بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(طاہر احمد — کراچی)

۲۔ میری اہلیہ بعارضہ ہائی بلڈ پریشر شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرماوے۔

(خورشید بیگ مرزا۔ ملتان)

۳۔ خاکسار کا سالانہ امتحان ہونیوالا ہے۔ احباب سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار میر عبدالواحد جاوید۔
معلم وقفِ جدید۔
سنٹر بشیر آباد اسٹیٹ (سندھ)

مُرغی خانہ

کھولنے والے حضرات اعلیٰ نسل کے چوزے حاصل کریں خلیل پولٹری فارم ربوہ سے ایک روزہ چوزے اور بٹھانے والے انڈے آرڈر پر مل سکتے ہیں۔ ہمارے ہاں کے چوزے انڈے دینے میں بے مثال صحتمند و توانا نسل کے ہر لحاظ سے بہتر اور گارنٹی شدہ ہیں۔ انکی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد ہے۔ ریٹ ایک روزہ چوزے -/۵۰ روپے سینکڑہ (۹۰ فیصد زائد) ایک ہزار سے زائد آرڈر پر -/۴۵ روپے سینکڑہ (۹۰ فیصد زائد) بٹھانے والے انڈے -/۶ روپے درجن۔

ایک روزہ چوزے حاصل کرنے کے لئے آرڈر جلد ریزرو کروائیں اور مشورہ مفت حاصل کریں۔

مینیجر خلیل پولٹری فارم
نزد تعلیم الاسلام کالج ربوہ

پاکستان ویسٹرن ریلوے

زیر دفعات ۱۵۵ اور ۵۶ انڈین ریلوے ایکٹ ۹ آف ۱۸۹۰ء (بمطابق اختیار کردگی پاکستان) نوٹس ہذا دیا جاتا ہے کہ ان کلیمڈ اور ان کنکٹڈ گڈس، پارسل، سامان اور گمشدہ پراپرٹی اشیاء جو ریلوے کے قبضے میں چار ماہ یا زائد سے ہیں (خوردگی ن دو ماہ یا زائد سے ہیں) کو فروخت کرنے کے سلسلے میں ۶۹-۱-۲۰ (۲۰ جنوری ۱۹۶۹ء) اور بعد ازاں تواریخ کو روزانہ ۸½ بجے صبح (ماسوائے چھٹی) لاسٹ پراپرٹی آفس (گڈس) لاہور میں نیلام عام منعقد ہوا کرے گا۔

اشیائے فروخت جس میں مندرجہ ذیل شامل ہیں

(۱) دوائیاں
(۲) مرجیکل گڈس
(۳) الیکٹریکل گڈس
(۴) ٹائلٹ گڈس
(۵) لیدر اور پلاسٹک گڈس
(۶) بائیسکلیں، موٹر پارٹس اور مشینری پارٹس
(۷) گلاس ویئر اور ٹی ایچ لینٹرن
(۸) پروویژن سٹورز
(۹) آئرن ٹولز، آئرن سکریپ اور سریا وغیرہ
(۱۰) فائر ووڈ۔ خالی ڈرم
(۱۱) واشنگ سوپ
(۱۲) سیاہی
(۱۳) ایچ۔ ایچ۔ الفیکٹس
(۱۴) بیڈنگز، کپڑے اور ٹرنک
(۱۵) چاندی اور سونے کے زیورات
(۱۶) گھڑیاں، ٹرانسسٹر ریڈیو۔ ٹائپ رائٹر اور ٹیبل فین
(۱۷) چاول
(۱۸) اے سلفیٹ
(۱۹) تمباکو
(۲۰) کاٹن ویسٹ
(۲۱) آئرن اور

نیلام کے قواعد و ضوابط نیلام کنندہ سے نیلام شروع ہونے سے پیشتر حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

چیف کمرشل مینیجر
پ۔ ڈبلیو۔ ریلوے۔ لاہور

۱۸۸ (۷)۔ 3554

جماعت احمدیہ کا ۷۷واں للّٰہی جلسہ سالانہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

مکرم حید علی صاحب ظفر متعلم جامعہ احمدیہ نے "جماعتِ احمدیہ اور خدمتِ قرآن" کے موضوع پر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے "بہائیت اور اسلام" کے موضوع پر اور مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی نے "یہواہ وٹنس تحریک" کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔

باجماعت نمازِ تہجد اور ذکرِ الٰہی

ہمارے جلسہ سالانہ کی ایک عظیم الشان برکت یہ بھی ہے کہ ان بابرکت ایام میں دور دراز ممالک اور اندرونِ ملک کے کونہ کونہ سے آئے ہوئے ہزارہا احباب کو باجماعت نمازِ تہجد ادا کرنے، اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے اور بکثرت ذکرِ الٰہی میں اپنے اوقات کو بسر کرنے کے انمول مواقع میسر آتے ہیں۔ چنانچہ امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب کو یہ انمول مواقع حاصل ہوئے اور انہوں نے حتی المقدور ان سے خوب فائدہ اٹھایا چنانچہ جلسہ سالانہ کی یہ غرض بھی کہ:۔

"تا اس میں شمولیت اختیار کرنے والوں میں دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق میں ترقی ہو"

ان انمول مواقع سے فائدہ اٹھانے والے ہزاروں احباب کے حق میں پوری ہوئی پھر جلسہ کی اس غرض کو پورا کرنے کے لئے امسال بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریر میں احباب کو خاص تاکید فرمائی تھی کہ وہ ان ایام میں اپنے اوقات کو دعاؤں اور ذکرِ الٰہی سے اس طرح معمور رکھیں کہ کوئی لمحہ بھی شیطان چھین کر لے جانے میں کامیاب نہ ہو چنانچہ احباب نے قبولیت کے ان بابرکت ایام میں دن ہی نہیں راتوں کے بھی اکثر اوقات کو خصوصی عبادات اور ذکرِ الٰہی میں بسر کیا۔ امسال بھی جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام میں مسجد مبارک میں باقاعدگی سے باجماعت نمازِ تہجد ادا کی جاتی رہی جو امسال مکرم حافظ قاری محمد عاشق صاحب نے پڑھائی۔ امسال بھی بحمداللہ تعالیٰ یہی روح پرور منظر دیکھنے میں آیا کہ احباب شدید سردی کے باوجود آخر شب مقررہ وقت سے بہت پہلے ہی جا بجا قیام گاہوں اور ربوہ کے دور دراز علاقوں سے مسجد مبارک میں پہنچنا شروع ہو جاتے ہیں۔ ان کی جوق در جوق آمد کی وجہ سے آخر شب کی پُرسکون گھڑیوں میں ربوہ کی سونی سڑکوں پر یکدم چہل پہل شروع ہو جاتی اور یوں محسوس ہوتا کہ گویا سارے شہر کے یکدم بیدار ہو جانے کے بعد لوگ

سَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ

کے قرآنی حکم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے ہیں اور اپنے ربِّ غفور کے حضور سجدہ ریز ہونے کے لئے مسجد کی طرف کھنچے چلے آرہے ہیں۔ حتیٰ کہ دیکھتے ہی دیکھتے مسجد کا مسقف حصہ اور اس کا صحن اپنے پُر حالت انقطاع دل رکھنے کے خواہش مند نمازیوں سے پُر ہو جاتا کسی قدر دیر سے آنے والے احباب کو مسجد کے اندر جگہ نہ ملنے کے باعث مجبوراً مسجد کے بیرونی احاطہ کے کھلے میدان میں صفیں بنانا پڑتیں۔ نمازِ تہجد کے دوران نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ دنیا بھر میں غلبۂ اسلام، ملک کی سالمیت و استحکام اور ترقی و خوشحالی کے لئے دعائیں مانگی جاتی رہیں۔ نمازِ تہجد کے بعد ہزاروں ہزار احباب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نمازِ فجر ادا کرتے بعدہٗ قرآن مجید کا درس ہوتا جو باری باری محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب دیتے رہے۔

قرآنی علوم و معارف سے فیض یاب ہونے کے بعد احباب حسب معمول بہشتی مقبرہ جاکر وہاں حضرت اماں جان نوراللہ مرقدہا، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر وفات یافتہ بزرگوں اور سلسلہ احمدیہ کے ممتاز خادموں کے مزاروں پر دعا کرتے۔ اس طرح وہاں دعا کرنے والوں کا تانتا بندھا رہتا اور وہاں کی فضا بھی دعاؤں اور ذکرِ الٰہی سے معمور ہو جاتی

جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد

امسال لنگرخانوں سے کھانا کھانے والوں کی ایک وقت کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۶۲۵۰۸ رہی اگرچہ یہ تعداد گزشتہ سال کی ایک وقت کی زیادہ سے زیادہ تعداد سے چند صد کے قریب کم ہے تاہم بالعموم ایام جلسہ کے دوران دوسرے اوقات میں روزانہ سال گزشتہ کی تعداد کی نسبت زیادہ کس کا کھانا لنگروں میں پکتا اور تقسیم ہوتا رہا۔ اس طرح امسال جلسہ کے ایام میں مجموعی طور پر جتنے کس کا کھانا لنگرخانوں سے تقسیم ہوا وہ گزشتہ سال جلسہ کے ایام میں مجموعی طور پر تقسیم ہونے والے کھانے سے دس ہزار کس کے قریب زیادہ رہا۔ اس طرح لنگرخانوں سے کھانا کھانے کی سعادت حاصل کرنے والوں پرائیویٹ رہائش گاہوں میں طعام کا خود انتظام کرنے والوں، خورد و نوش کے لئے ہوٹلوں کی طرف رجوع کرنے والوں اور مقامی باشندوں کے اعداد و شمار کو ملا کر امسال بھی اسلام اور احمدیت کے قریباً ایک لاکھ فدائیوں نے جن میں مرد، عورتیں اور بچے سب شامل تھے۔ جلسہ میں شمولیت اختیار کر کے خدائے واحد کی تقدیس بلند کرنے اور اجتماعی عبادات اور ذکرِ الٰہی کی برکات سے متمتع ہونے کی سعادت حاصل کی اور انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے پُر معارف خطابات اور علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سے فیض یاب ہونے اور اس طرح علوم و معارف سے اپنی جھولیاں بھرنے اور خدمتِ اسلام کے نئے عزائم اور نئے ولولوں سے مالا مال ہونے اور حیاتِ تازہ سے ہمکنار ہونے کے بے حساب مواقع میسر آئے۔ (خاکسار مسعود احمد دہلوی)

ربوہ میں واٹر سپلائی سکیم کے ابتدائی کام کی تکمیل

(محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

بصد مسرت اعلان کیا جاتا ہے کہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں واٹر سپلائی سکیم کا ابتدائی کام دسمبر کے آخری ہفتہ میں شروع ہو گیا ہے اور پانی شہر میں پہنچ گیا ہے۔ یہ امر ربوہ کے عوام کے لئے انتہائی خوشی کا باعث ہے۔ اس بارہ میں ہم جناب الحاج ایس آر قریشی صاحب چیف انجینئر پبلک ہیلتھ اور جناب ناصر خان صاحب سپرنٹنڈنگ انجینئر کے خاص طور پر شکرگزار ہیں۔ کہ یہ ابتدائی کام ان کی مساعی جمیلہ اور ذاتی دلچسپی کی بناء پر چند ہی دنوں میں انجام پذیر ہو گیا۔ ہم ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ اسی طرح دلچسپی لے کر بقایا کام کی بھی جلد از جلد تکمیل کرا دیں گے۔ احباب جماعت احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ یہ کام جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائے اور عوام میٹھے پانی سے مستفید ہو سکیں۔

طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لئے

ضروری اطلاع

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی دسویں جماعت کی پڑھائی یکم صلح سے شروع ہو چکی ہے۔ باقی کلاسیں چار تاریخ سے لگیں گی۔ انشاء اللہ۔

(ہیڈ ماسٹر)

اعلان تعطیل برائے جامعہ احمدیہ

جامعہ احمدیہ جلسہ سالانہ کے بعد ۱۰ جنوری ۶۹ء تک بند رہے گا ۱۱ جنوری ۶۹ء سے باقاعدہ تعلیم و تدریس شروع ہو جائے گی۔ اساتذہ و طلباء کرام مطلع رہیں اور کلاس میں حاضر ہو جائیں۔ طبیہ کالج بھی ۱۱ صلح کو کھلے گا۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

فوری ضرورت

ماہنامہ الفرقان کے لئے ایک نوجوان اور ذہین کلرک کی ضرورت ہے میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ۱۲ صلح (جنوری) تک انتخاب ہوگا۔

(ابوالعطاء جالندھری)

نصرت گرلز سکول ۷ جنوری کو کھلے گا

نصرت گرلز ہائی سکول مورخہ ۷ جنوری کو صبح ساڑھے آٹھ بجے کھلے گا۔ استانیات اور طالبات مطلع رہیں۔ (ہیڈ مسٹریس)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷